چار پانچ سال کے بچوں کو مسجد میں لانا

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1226

تاریخ اجراء: 15 جمادی الثانی 1445ھ / 29 دسمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

چھوٹے بچے جیسے چار پانچ سال کے ہوں تو ان کو مسجد میں لانا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچوں کو مسجد میں لانے یا نہ لانے کے حوالے سے شریعت مطہرہ کا یہ حکم ہے کہ ایسے ناسمجھ بچے جن سے نجاست کا گمان غالب ہو، انہیں مسجد میں لانا مکروہِ تحریمی یعنی ناجائز و گناہ ہے اور اگر نجاست کا محض احتمال اور شک ہو تو مکروہِ تنزیہی ہے یعنی گناہ تو نہیں مگر بچنا بہتر ہے۔ نیز ایسا بچہ جو مسجد کے آداب کا خیال نہیں رکھ سکتا، مسجد میں اچھل کود کرے گا، لوگوں کی نمازیں خراب کرے گا، اس کو بھی مسجد میں لانے کی اجازت نہیں۔ البتہ اگر بچہ ایسا ہے جس کے مسجد میں نجاست کرنے کا احتمال بھی نہیں اور وہ مسجد کے آداب کا بھی خیال رکھ سکتا ہے تو ایسے بچوں کو مسجد میں لانا، جائز ہے۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جنبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم وشراءكم وبيعكم وخصوماتكم ورفع اصواتكم واقامة حدودكم وسل سيوفكم واتخذوا على ابوابها المطاهر وجمروها في الجمع “یعنی مساجد کو بچوں، پاگلوں، خرید و فروخت، جھگڑے، آوازیں بلند کرنے، حدود قائم کرنے، تلواریں کھینچنے سے بچاؤ اور ان کے دروازوں پر طہارت خانے بناؤ اور جمعہ کے دن مساجد کو دھونی دیا کرو۔ (سننِ ابنِ ماجہ، حدیث 750، صفحہ 117، مطبوعہ: ریاض)

دِرِ مختار میں ہے: ”يحرم ادخال صبيان ومجانين حيث غلب تنجيسهم والا فيكره “یعنی بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں داخل کرنا حرام ہے جب نجاست کا غالب گمان ہو ورنہ مکروہ ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" والمراد بالحرمۃ کراھۃ التحریم لظنیۃ الدلیل ۔۔۔ وعلیہ فقولہ: والا فیکرہ ای تنزیھا" یعنی مراد حرمت سے کراہتِ تحریم ہے دلیل کے ظنی ہونے کی وجہ سے اور اس کے مطابق مصنف کے قول "ورنہ مکروہ ہے" یعنی مکروہِ تنزیہی ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد2، صفحہ518، مطبوعہ کوئٹہ)

ملفوظاتِ امیر اہلسنت پر مشتمل رسالے "مساجد کے آداب" میں ہے: "عموماً مشاہدہ یہی ہے کہ جب چھوٹے بچے مسجِد میں جمع ہوتے ہیں تو آپس میں شرارتیں شروع کر دیتے ہیں، نمازیوں کے آگے سے گزرتے اور خوب اودھم مچاتے ہیں نیز دورانِ نماز بسا اوقات رونا شروع کر دیتے ہیں جس سے نماز میں زبردست خَلَل آتا اور مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے اور کبھی کبھار تو مسجد میں پیشاب پاخانے تک کر دیتے ہیں تو ان ساری باتوں کا وبال بچوں کو مسجد میں لانے والے پر آتا ہے جبکہ وہ لانے والا بالغ ہو لہٰذا چھوٹے بچوں کو ہرگز مسجِد میں نہ لایا جائے۔

یاد رکھیے! ایسا بچّہ جس سے نَجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اور پاگل کو مسجِد کے اندر لے جانا حرام ہے اور اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکرُوہ ہے۔ اسی طرح بچّے یا پاگل یا بے ہوش یا جس پر جِنّ آیا ہوا ہو ان سب کو دَم کروانے کے لیے بھی مسجِد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ اگر کوئی پہلے یہ بھول کر چکا ہے تو اسے چاہیے کہ فوراً توبہ کرکے آئندہ انہیں نہ لانے کا عہد کرلے۔ ہاں فنائے مسجِد مثلاً امام صاحب کے حجرے میں انہیں دم کروانے کے لیے لے جانے میں حرج نہیں جبکہ مسجِد کے اَندر سے گزرنا نہ پڑے۔" (مساجد کے آداب، صفحہ10-12، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net